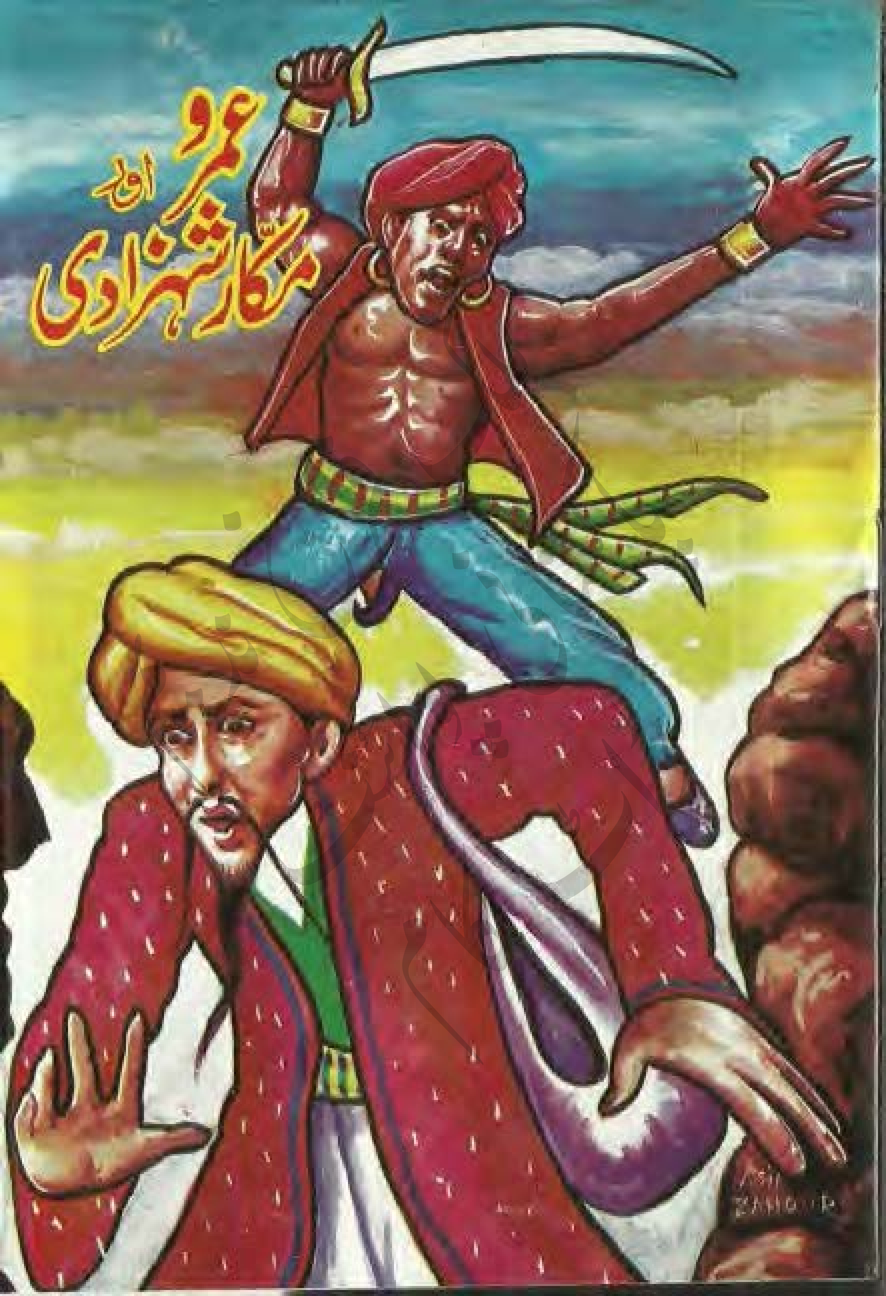
عمرو
اور
مکار شہزادی

ننھے منے بچوں کے لئے عمرو عیار کی انتہائی دلچسپ کہانی

عمرو اور مکّار شہزادی

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز

الحمد مارکیٹ
اردو بازار لاہور

Mob: 0300-9401919

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ---- یوسف قریشی
-------- اشرف قریشی
تزئین ----- محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 5/- روپے

عمرو عیار کی آنکھ کھلی تو وہ بے اختیار چونک کر اٹھ بیٹھا ۔ اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت تھی ۔ وہ آنکھیں پھاڑ کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا ۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے بے اختیار آنکھیں ملیں اور ایک بار پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا ۔

"کیا مطلب ۔ یہ میں کہاں آگیا ہوں ۔ یہ کون سی جگہ ہے"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ وہ ایک انتہائی آرام دہ اور شاہانہ انداز کے بستر پر بیٹھا ہوا تھا ۔ کمرے کی سجاوٹ بھی انتہائی شاہانہ انداز کی تھی ۔ سجاوٹ دیکھ کر اسے یوں محسوس

ہو رہا تھا کہ جیسے وہ شاہی محل میں موجود ہو ۔ اس نے بے اختیار اپنے بازو پر چٹکی بھری کیونکہ اسے اچانک خیال آیا تھا کہ کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہا لیکن جب چٹکی بھرنے سے اسے تکلیف محسوس ہوئی تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اب اسے یقین آگیا تھا کہ وہ خواب نہیں دیکھ رہا لیکن اسے حیرت اس بات پر ہو رہی تھی کہ وہ تو گھوڑے پر سوار واپس اپنے ملک جا رہا تھا اور راستے میں پڑنے والی سرائے میں سویا تھا لیکن اب اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس شاہانہ انداز میں سجی ہوئی خواب گاہ میں انتہائی شاندار بستر پر سویا ہوا تھا ۔ اس نے اپنے لباس پر نگاہ دوڑائی تو اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہو گیا کہ وہ اپنے ہی لباس میں تھا ۔ اس کے سر پر پگڑی بھی موجود تھی اور بغل میں زنبیل بھی ۔ عمرو کی عادت تھی کہ وہ جب بھی کسی سرائے میں سوتا تھا تو زنبیل کو اپنی بغل میں ہی رکھ کر سوتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سرائے میں چوریاں بہت ہوتی ہیں اس لئے اس کی زنبیل بھی چوری ہو سکتی تھی ۔ ابھی وہ یہ سب کچھ دیکھ ہی رہا

تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک انتہائی خوبصورت لڑکی جس کے جسم پر انتہائی شاندار لباس تھا ۔ اندر داخل ہوئی ۔

" کنیز شہزادہ عمرو کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہے" ۔ لڑکی نے عمرو کے سامنے پہنچ کر ادب سے جھکتے ہوئے کہا ۔

" شہزادہ عمرو ۔ کیا مطلب ۔ میں کیسے شہزادہ ہو گیا میں تو خواجہ عمرو ہوں اور میں تو رات کو سرائے میں سویا تھا ۔ پھر میں یہاں کیسے آگیا ۔ یہ کون سی جگہ ہے اور تم کون ہو" ۔ عمرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" یہ ملک سیستان ہے ۔ اس ملک کے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی شہزادی زرنگار ہے اور شہزادی زرنگار آپ کو بے حد پسند کرتی ہے وہ آپ کے کارناموں کی دیوانی ہے ۔ انہوں نے بادشاہ سلامت سے ضد کر رکھی تھی کہ اگر وہ شادی کریں گی تو صرف آپ سے ۔ بادشاہ سلامت نے شہزادی حضور کی ضد پر انہیں آپ سے شادی کی اجازت دے دی ۔ لیکن یہ شرط رکھ دی کہ

آپ کو شہزادہ عمرو کہا جائے گا ۔ اب شہزادی صاحبہ کو آپ کا انتظار تھا پھر انہیں معلوم ہوا کہ آپ سرائے میں آکر ٹھہرے ہیں تو انہوں نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ آپ کو اس طرح شاہی محل میں لایا جائے کہ آپ کی نیند خراب نہ ہو ۔ چنانچہ آپ کو نیند کی حالت میں یہاں لایا گیا اور اب صبح ہو گئی ہے ۔ شہزادی صاحبہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں تاکہ آپ کی رضامندی حاصل کر کے آپ سے شادی کا اعلان کر سکیں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں شہزادی صاحبہ کی خاص کنیز ہوں ۔ میرا نام گلنار ہے ۔ شہزادی حضور نے کہا ہے کہ اگر آپ ان سے شادی پر رضا مند ہو جائیں تو شادی کے بعد آپ کو ملک سیستان کا بادشاہ بنا دیا جائے گا اور ملک سیستان کا سارا خزانہ آپ کو تحفے میں دے دیا جائے گا ۔ انہوں نے پیشگی آپ کے لئے یہ تھیلی بھجوائی ہے جو انتہائی قیمتی ہیرے جواہرات سے بھری ہوئی ہے"۔ کنیز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور کمر سے بندھی ہوئی ایک تھیلی نکال کر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمرو کو پیش کر دی ۔

عمرو نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں تھیلی جھپٹی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا ۔ اس میں واقعی انتہائی قیمتی ہیرے جواہرات بھرے ہوئے تھے ۔ خوشی سے بے اختیار اس کی باچھیں کھل گئیں ۔ اس کے ذہن میں ملک سیستان کا بادشاہ بننے کا تصور گھوم گیا ۔

" میں شہزادی سے شادی کے لئے تیار ہوں ۔ ابھی اور اسی وقت تیار ہوں"۔ عمرو عیار نے جلدی سے بستر سے اترتے ہوئے کہا ۔

" آیئے پھر شہزادی حضور سے مل لیجئے تاکہ آپ کی فوری شادی کا انتظام کیا جا سکے"۔ کنیز نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی ۔ عمرو نے جلدی سے تھیلی اپنی زنبیل میں ڈالی اور بستر سے اٹھ کر نیچے پڑی ہوئی جوتیاں پہنیں اور جلدی سے کنیز کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر ایک راہداری تھی جس میں جگہ جگہ مسلح غلام کھڑے تھے۔ عمرو جیسے ہی ان کے قریب سے گزرتا وہ شہزادہ عمرو کو سلام کہہ کر ادب سے جھک جاتے اور خواجہ عمرو اپنا چڑیا جیسا سینہ پھلانے کی کوشش کرتا ہوا آگے بڑھ جاتا۔ اس کا

دماغ ہواؤں میں اڑنے لگ گیا تھا ۔ وہ ابھی سے اپنے آپ کو ملک سیستان کا بادشاہ سمجھنے لگ گیا تھا ۔ اس کی گلہری کی دموں کی طرح لٹکی ہوئی مونچھیں خودبخود پھڑپھڑانے لگ گئی تھیں ۔

راہداری کے اختتام پر ایک وسیع وعریض صحن تھا جس کے آخر میں باہر جانے کا دروازہ تھا ۔ کنیز اس صحن سے گزر کر دروازے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ اس لئے عمرو کو بھی اس کے پیچھے جانا پڑ رہا تھا ۔

" یہ تم کہاں جا رہی ہو کنیز گلنار ۔ کیا شہزادی محل سے باہر موجود ہے "۔ عمرو سے نہ رہا گیا تو آخر کار اس نے پوچھ لیا ۔

" یہ تو شاہی مہمان خانہ ہے شہزادہ عمرو حضور ۔ شہزادی صاحبہ تو یہاں سے کچھ دور اپنے محل میں رہتی ہیں "۔ کنیز نے جواب دیا اور عمروعیار نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ باہر نکل کر وہ آگے بڑھا تو عمرو کو کچھ ہی دور ایک سفید رنگ کا خوبصورت محل نظر آیا ۔ کنیز کا رخ اس کی طرف ہی تھا ۔ عمرو سمجھ گیا کہ یہی شہزادی کا محل ہوگا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ اس محل

کے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا ۔ کنیز اسے وہاں چھوڑ کر واپس چلی گئی ۔ چند لمحوں بعد ایک طرف پڑا ہوا پردہ ہٹا تو عمرو کی آنکھیں پردہ ہٹا کر آنے والی انتہائی خوبصورت شہزادی پر اس طرح جم گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے ۔

" میرا نام شہزادی زرنگار ہے شہزادہ عمرو "۔ شہزادی نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو خواجہ عمرو چونک پڑا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ شہزادی حضور ۔ آپ تو دنیا کی حسین ترین خاتون ہیں "۔ عمرو نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" شکریہ ۔ بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ کیا تم میرے ساتھ شادی کرنے اور ملک سیستان کا بادشاہ بننے کے لئے تیار ہو "۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" بالکل شہزادی حضور ۔ میں آپ سے ابھی اور اسی وقت شادی کرنے کے لئے تیار ہوں "۔ عمرو نے کہا ۔

" لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم پہلے سے شادی شدہ ہو "۔ شہزادی نے کہا تو عمرو اس بار بے اختیار

چونک پڑا ۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے منہ میں شہزادی کی بات سن کر کڑواہٹ پھیل گئی ہو ۔

" ہاں شہزادی حضور ۔ میں پہلے سے شادی شدہ ہوں ۔ لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے ۔ مرد تو چار شادیاں کر سکتے ہیں"۔ عمرو نے جواب دیا ۔

" ویسے تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ مجھ سے شادی کے بعد تم ملک سیستان کے بادشاہ بن جاؤ گے اور پھر سیستان میں ہی رہو گے لیکن اس کے لئے تمہیں ایک شرط پوری کرنی پڑے گی"۔ شہزادی نے کہا ۔

" کونسی شرط "۔ عمرو نے چونک کر پوچھا ۔

" یہاں سے کچھ دور ایک ویران قلعہ ہے جس کا دروازہ ٹوٹا ہوا ہے ۔ یہ قلعہ کھنڈر بن چکا ہے لیکن اس کھنڈر کے اندر دنیا کا سب سے بڑا خزانہ دفن ہے اور تمہیں وہ خزانہ ہمارے لئے حاصل کرنا ہوگا"۔ شہزادی نے کہا ۔

" بالکل کروں گا ۔ لیکن اس خزانے کی رکھوالی کون کرتا ہے"۔ خواجہ عمرو نے پوچھا ۔ خزانے کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی کیونکہ اسے

معلوم تھا کہ شادی کے بعد ملک سیستان کے خزانے کے ساتھ ساتھ یہ خزانہ بھی اس کے قبضے میں آ جائے گا ۔

" کوئی بھی اس کی رکھوالی نہیں کرتا ۔ لیکن یہ خزانہ اس وقت تک نہیں مل سکتا جب تک وہاں کسی ایسے آدمی کا خون نہ گرے جو دنیا کا سب سے بڑا عیار ہو ۔ میرا مطلب صرف خون کے چند قطروں سے ہے اور یہ قطرے صرف قلعے کے ٹوٹے ہوئے دروازے سے گزرتے ہوئے وہاں زمین پر ڈالنا پڑیں گے پھر یہ خزانہ خود بخود ابھر کر سامنے آ جائے گا اور چونکہ تم دنیا کے سب سے بڑے عیار ہو ۔ اس لئے تم وہاں جاؤ اور دروازے پر رک کر اپنے خون کے چند قطرے زمین پر ڈالو ۔ اس طرح خزانہ باہر آ جائے گا اور پھر میں تم سے شادی کر لوں گی اور تم ملک سیستان کے بادشاہ بن جاؤ گے"۔ شہزادی نے کہا

" لیکن خون ۔ کس جگہ کا خون"۔ عمرو نے ڈرتے ڈرتے کہا ۔ خون کا سن کر اسکی سانس رکنے لگی تھی

" ارے ارے گھبراؤ نہیں ۔ تمہاری گردن کے پچھلے

حصے پر میرا غلام ذرا سا چیرا ڈالے گا اور خون کے قطرے نکال کر انہیں دروازے میں ڈال دے گا"۔ شہزادی نے کہا ۔

" لیکن کہیں وہ میری گردن ہی نہ اڑا دے ۔ نہیں شہزادی ۔ یہ خطرناک کام ہے ۔ تم اس خزانے کا خیال چھوڑ دو"۔ عمرو نے کہا ۔

" تو پھر میں تم سے شادی ہی نہیں کروں گی"۔ شہزادی نے روٹھتے ہوئے کہا ۔

" اچھا ٹھیک ہے ۔ چلو میں تیار ہوں"۔ عمرو نے کہا تو شہزادی اٹھ کھڑی ہوئی ۔ اس نے زور سے تالی بجائی تو کمرے میں ایک غلام حاضر ہو گیا ۔ وہ بڑا دیو ہیکل غلام تھا ۔ اس کے سر پر بھی عمرو جیسی پگڑی تھی لیکن یہ سرخ رنگ کی پگڑی تھی ۔ اس کے کانوں میں بڑے بڑے بالے تھے ۔ اس نے ہاتھ میں ایک خوفناک تلوار پکڑی ہوئی تھی ۔

" عمرو کو ساتھ لے جاؤ یاقوت اور جب عمرو قلعے کے دروازے پر کھڑا ہو جائے تو تم اپنی تلوار کی نوک سے اس گردن کے پچھلے حصے پر چھوٹا سا چیرا ڈال کر خون

کے چند قطرے نکالنا اور پھر انہیں زمین پر ڈال دینا"۔ شہزادی نے غلام کو ہدایات دیتے ہوئے کہا ۔

" حکم کی تعمیل ہو گی شہزادی حضور"۔ غلام نے سر جھکا کر کہا تو عمرو اس غلام کے ساتھ چل پڑا ۔ ویسے اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا کیونکہ بات بہرحال خون کی تھی اور غلام کی خوفناک شکل اور اس کی خوفناک تلوار سے اسے خوف آ رہا تھا ۔ شہزادی کے محل سے نکل کر وہ آگے گیا تو واقعی کچھ فاصلے پر ایک پرانا اور ٹوٹا ہوا کھنڈر نما قلعہ موجود تھا جس کا دروازہ بھی ٹوٹا ہوا تھا ۔

" اس دروازے کے درمیان قلعے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ"۔ غلام نے عمرو سے کہا اور عمرو آگے بڑھا اور ٹوٹے ہوئے دروازے کے درمیان کھڑا ہو گیا ۔ لیکن اس کے چہرے پر خوف تھا ۔ اچانک اسے اپنے پیچھے غلام کی خوفناک چیخ سنائی دی تو عمرو بے اختیار تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ غلام کے چہرے پر وحشت تھی اور وہ پوری قوت

سے تلوار ہوا میں لہراتا ہوا اس پر حملہ کرنے ہی والا تھا لیکن عمرو کے اچانک اچھل جانے سے اس کا وار خالی چلا گیا ۔ عمرو نے بجلی کی سی تیزی سے زنبیل میں سے جال الیاسی نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ غلام سنبھلتا ۔ عمرو نے اسے جال الیاسی میں جکڑ لیا ۔ پھر عمرو نے خنجر سلیمانی نکال کر غلام کو دھمکایا تو اس نے بتایا کہ شہزادی نے یہ ساری چال اس لئے کھیلی ہے کہ تمہاری گردن کاٹ کر تمہارا خون یہاں دروازے پر پھینکا جائے لیکن تمہاری رضا مندی سے ۔ تب ہی خزانہ مل سکتا ہے ۔ اب عمرو شہزادی کی ساری مکاری سمجھ گیا کہ وہ اس سے شادی کرنے کی بجائے صرف اسے قتل کر کے خزانہ حاصل کرنا چاہتی تھی ۔ عمرو نے زنبیل میں سے تختی داؤدی نکالی اور اس سے پوچھا تو تختی داؤدی پر تحریر ابھر آئی کہ اس کھنڈر میں کوئی خزانہ نہیں ہے ۔ شہزادی کو کسی نجومی نے غلط بتایا ہے لیکن شہزادی بہت ضدی ہے اگر تم یہاں رہے تو وہ زبردستی بھی تمہیں ہلاک کرا سکتی ہے ۔ اس لئے فوراً یہاں سے چلے جاؤ"۔ عمرو نے یہ تحریر

پڑھی تو اس نے خنجر سلیمانی سے غلام کو ہلاک کیا ۔ جال الیاسی لپیٹ کر زنبیل میں ڈالا اور پھر زنبیل میں سے سنہری چپلیں نکال کر اس نے پہنیں اور سنہری چپلوں کو حکم دیا کہ وہ اسے اپنے وطن پہنچا دیں ۔ چنانچہ وہ ہوا میں اڑتا ہوا وہاں سے دور نکل آیا اور جب اپنے وطن پہنچ گیا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا کہ وہ اس مکار شہزادی کی عیاری سے بچ گیا ہے البتہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب بھی اسے موقع ملا وہ اس شہزادی سے انتقام ضرور لے گا البتہ اسے یہ خوشی تھی کہ شہزادی کی ہیرے جواہرات کی دی ہوئی تھیلی اس نے حاصل کر لی ہے ۔

ختم شد

بچوں کے لئے دلچسپ کہانی

عمرو اور خزانہ محل

مصنف ظہیر احمد

باکاش جادوگر جس کے ایک غلام ناگ نے عمرو عیار کو ڈس لیا۔ کیا عمرو ہلاک ہو گیا۔

شوبل ناگ جو عمرو کو مار کر اس کا خزانہ اپنے آقا کو دینا چاہتا تھا۔ کیوں؟

باکاش جادوگر جسے عمرو کی طرح دولت اور خزانے اکٹھے کرنے کا جنون تھا۔

خزانہ محل جس کے ایک ہزار کمرے خزانوں سے بھرے ہوئے تھے اور جہاں پہنچنا عمرو کے لئے بے حد مشکل تھا۔ مگر؟

باکاش جادوگر اور عمرو عیار کی جنگ جیت کس کی ہوئی؟

واہ جب عمرو نے باکاش جادوگر کو اپنا سارا خزانہ دینے کا وعدہ کر لیا۔ کیا واقعی؟

واہ جب عمرو نے سوچے سمجھے بغیر باکاش جادوگر سے جنگ شروع کر دی۔

عمرو عیار کی انتہائی حیرت انگیز، انوکھی اور یادگار کہانی
جسے پڑھ کر آپ یقیناً محظوظ ہوں گے

ملنے کا پتہ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
ایک ستی شہزادی
موم کا شہزادہ
شنگ شہزادہ
موتی محل
طلسمی نقارہ
طلسمی نقارے کا دیو
ٹارزن اور باغی قبیلہ
ٹارزن اور خوفناک گوریلے
ٹارزن اور خطرناک بونے
عمرو اور مسخرہ جادوگر
ٹارزن اور پراسرار قبیلہ
جنگل دیو
عمرو اور خوفناک محل
ٹارزن اور سورج خزانہ
خوبصورت شہزادی
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز